نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول ۴عہ — قیمت سالیانہ مع محصول ۵

نمبر ۴۵ جلد ۷ — لودیانہ ۶ نومبر ۱۸۷۵ع — قیمت فی پرچہ ۲ پائی

غزل

من تصنیف مسٹر جمیس امیر مل متخلص گُل از رورکی

ہی یہی ای مشفقو اس خلق میں آنیکا حظ -
خدمت خالق کو دل سے کام فرمانیکا حظ -
عشق حقانی میں یارو ہی عجب راحت نصیب -
دیکھہ لو لاذر کا دُکھ اور اُسکے غم کھانیکا حظ -
شمع سوزاں سے مجازی عشق کچھہ کمتر نہیں -
مثل پروانے ہی بس لو اسمیں جلجانیکا حظ -
دلکو بتخانہ بنا اور ہاتھہ میں تسبیح اُٹھا -
کیا ہی بیت اللہ کے ہتئے بھلا جانیکا حظ
معرفت سے گُل غزل کوئی ترا خالی نہو -
عاشق صادق بھی پاویں اِنکے تا گانیکا حظ

دیگر

کوئے جاناں چھوڑ کر عاشق کو جانا ہی منع -
رکھہ قدم اِس راہ میں پیچھے ہٹانا ہی منع
اُلفت حق میں لگاؤ عاشقو دل شوق سے -
عمر یہ عشق مجازی میں گنوانا ہی منع -
ہی یہہ بیت اللہ دل اپنا سنا بندہ و خدا -
اسکو بتخانہ تہہ گردوں بنانا ہی منع -
یاد سے عیسیٰ کی ہی کونین میں لو زندگی -
دل سے دم بھر بھی دلا اُسکو بھولانا ہی منع -
وقت رخصت کے نہ آوے کام کچھہ جاہ و کمال -
درد سر اُنکے لئے ناحق اُٹھانا ہی منع -
ہو شفا ہم سے مریضوں کو نہ جز خون مسیح -
اور دوا مشفق طبیبو آزمانا ہی منع
ہی فنا آخر یہاں یہہ گلشن و گلزار گُل -
دل بہار چند روزہ پر لگانا ہی منع -

نور افشاں

سلطنت روم

—— صاحب اخبار لکھنو وٹینس نے سلطنت روم کا حال لکھا ہی جسمیں وے لکھتے ہیں کہ سلطنت روم کا حال روز بروز ابتر اور خراب ہوتا جاتا ہی اور یہہ گمان غالب ہی کہ کچھہ عرصے کے بعد بڑی بڑی تبدیلئیں وقوع میں آئینگی +

صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ مشرقی رومیلیا یعنے بلگیریہ جنوبی کا اب بہت بُرا حال ہی کیونکہ وے مسلمان جو بوقت جنگ اپنے گھروںکو چھوڑ کر چلے گئے تھے اب وے واپس آئے ہیں اور اُن کے اور دیگر باشندگان رومیلیا کے درمیان خانہ جنگی پیدا ہونے لگی ہی +

یونان والے ضلع جینیہ کو طلب کرتے ہیں اور سلطان روم اُسکے دینے سے انکار کرتا ہی اسلئے یونان والے بھی سلطنت روم سے ناراض ہیں اور جب تک یونان والے ضلع مذکور کو حاصل نکر لینگے تو ہرگز راضی نہیں ہونگے +

اسٹریا کی بابت خیال کیا جاتا ہی کہ وہ اُس علاقہ کو جو نووے بازار سے لیکر بندر سلونیکا جو خلیج سلونیکا پر واقع ہی اسٹریا طلب کرتا ہی کیونکہ ایسا گمان کیا جاتا ہی کہ جو عہدنامہ اسٹریا اور جرمن کے درمیان مرتب ہوا ہی اُسمیں یہہ منظور ہوا ہی کہ علاقہ مذکور اسٹریا کو دیا جاوے۔ خیال کرنا چاہئے کہ اگر یہی صورت رہی تو سلطان روم کے پاس سوائے قسطنطنیہ اور ایڈریانوپل کے اور کچھ بھی نہیں رہیگا اور شاید یہہ بھی چند ہی روز تک رہیں +

اس حال سے معلوم ہوا کہ سلطنت روم عنقریب دیگر ممالک یورپ پر منقسم ہوا چاہتی ہی +

قسطنطنیہ کی تار برقی آمدہ ۳ر نوامبر سے بھی معلوم ہوا ہی کہ انگلنڈ کے ایلچی نے سلطان روم سے کہا ہی کہ ہماری بحری فوج جو میڈیٹرینین میں ہی وہ بندر دورلا علاقہ خلیج سمرنا پر اسلئے جاتی ہی کہ جو کچھ ایشیا کوچک کی بابت عہدنامہ میں لکھا گیا ہی اُسکی تعمیل نہیں ہوئی ہی۔ ہمکو یقین ہی کہ اگر انگلنڈ اپنی خواہش کے موافق تبدیلی چاہیگی تو انگلنڈ کو خود تبدیلی کرنی پڑے گی اور بعدہ وہ ملک بھی اپنے قبضہ میں کرنا ہوگا +

ہمنے بارہا بیان کیا ہی کہ سلطنت روم ایک چراغ سحری کی مانند ہی کیونکہ سلطنت مذکور کے حاکم جابر اور ظالم اور رعیت کُشی میں کیونکہ جس تعلیم پر چلکر وے حکومت کرنا چاہتے ہیں اُس میں سوائے ظلم اور جبر کے اور کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ اور اسیواسطے اُس تعلیم کے پیرو حکومت کرنا نہیں جانتے اور نہ اُنسے ہو سکتی ہی پس وہ جو شہنشاہوں کا شہنشاہ ہی اپنی رعیت کو ظالموں کے ہاتھہ میں ہمیشہ کے لئے رکھنا نہیں چاہتا اِسلئے سلطنت روم اب رحم دل سلطنتوں میں ملنے کی آرزومند ہی اور وہ آرزو پورا ہوا چاہتی ہی +

پنجاب میں مشن کا کالج کیوں مقرر نہیں ہوتا

اخبار انگلو انڈین گارڈن میں لکھا ہی کہ چند روز ہوئے کہ کانفرنس کلکتہ میں مشن کے ہائی سکولوں اور کالجوں کی بابت بحث ہوئی جس سے معلوم ہوا کہ کانفرنس کے اکثر ممبروں کا خیال تھا کہ اُس تعلیم سے جو اب مشن کے کالجوں میں رایج ہی یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ اگرچہ اکثر طالب علم عیسائی مذہب کو اختیار نہیں کرتے مگر تو بھی وے خاصکر اہل ہنود بت پرستی اور چھوت بات اور دیگر عقائد مذہب ہنود کے قایل نہیں رہتے ہیں اور اسیطرح سے اُن کے دلوں میں حقیقی نور کے داخل ہونیکا راستہ کشادہ ہو جاتا ہی +

ہم صاحبان ممبران کی رائے کے متفق ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ ضرور جہانتک ہم نے تجربہ کیا ہی ہمکو بھی معلوم ہوا ہی کہ اہل ہنود جو مشن کے تعلیم یافتہ ہیں بت پرستی سے دلی پرہیز رکھتے ہیں اور بعض اہل اسلام بھی جو انجیل سے واقف ہوگئے ہیں محمدی تعلیم کے انکاری ہیں +

جب ہم اخبارات میں مدراس و بمبی وغیرہ کے مشنوں کی طرف سے کالجوں کا جاری ہونا دیکھتے ہیں تو ہم بہت خوش ہوتے ہیں مگر جب اپنے پنجاب کیطرف خیال کرتے اور دیکھتے ہیں کہ یہاں پر مشن کیطرف سے کوئی کالج جاری نہیں ہی تو افسوس کرتے ہیں +

ہم نے چند مرتبہ ذکر کیا کہ اب پنجاب میں تعلیم کا بڑا چرچا ہی اور لوگ شوق سے تعلیم پاتے ہیں اور گورنمنٹ کیطرف سے کالج بھی مقرر ہی مگر افسوس ہی کہ مشن کی طرف سے تاحال کوئی کالج جاری نہیں ہوا اور نہ ابھی تک کوئی تجویز کالج کے جاری کرنے کی درپیش ہی۔ کیا اچھا ہو کہ اگر مشن کیطرف سے ایک کالج جیسا کہ کلکتہ و مدراس و بمبئی میں جاری ہی پنجاب احاطہ کے صدر مقام لاہور میں بھی جاری ہو جاوے +

ہم اُمید کرتے ہیں کہ جب لاہور میں مشن کا کالج جاری ہو جائیگا تو نہ خصوصاً عیسائی جماعت کو بلکہ خاص و عام کو فایدہ پہونچیگا اور کالج کے جاری کرنے کا بھی عیسائی جماعت کو وہی نتیجہ حاصل ہوگا جیسا کہ کالج ہائے مذکورہ بالا کو حاصل ہوا ہی +

صفائی حساب

سال حال کا اب گیارھواں مہنیہ بھی شروع ہوگیا ہی اِسلئے باقیداران کیخدمت میں التماس ہی کہ بقایا بہت جلد مرحمت فرماویں +

بقیہ محمدی دین خدا کیطرف سے ہی یا نہیں

بہشت کی حقیقت تو معلوم ہوئی اب آگ میں بیٹھنے والوں کا انجام دیکھا چاہئے کیا ہی اُن کو کھانیکے واسطے الزقوم کا پھل جو شیطان کے سر کی مانند ہی اور آگ ملیگی اور پینے کو اُبلتا پانی ملیگا اور صحبت میں شیاطین لیکن اس بات کو زیادہ بیان کرنا کچھ ضرور نہیں + پس معلوم ہوا کہ قرآن و حدیث کے مطابق خدا سب کا خالق و پروردگار ہی اُسی نے آدمی کو بنایا اور اُسے ایسی عقل و قابلیت عنایت کی کہ وہ سب کا نمونہ اور دنیا کا خلاصہ ہوا اور یہہ کہ جیسا خدا نے اُسے پیدا کیا ویسا ہی اب تک ہی اُس کی روحانی حالت میں تبدیل نہیں ہوئی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ خدا نے اُسکو اپنا نایب بنا کر اُس کا انجام اِس دنیا میں یا تو اسلام میں آنا یا کافر ہونا اور اُس دنیا میں یا تو بہشت میں جانا یا دوزخ میں پڑنا مقرر کیا۔ بہشت والوں کو اچھا خوشنما باغ ملیگا اچھے گھر حوریں نوکر چاکر شراب اور ہر طرحکے عیش و عشرت وے خدا کی شان و شوکت اور اُس کا تخت بھی دیکھینگے اور آگ میں بیٹھنے والوں کو ہر طرح کی مصیبت رنج و دُکھ وغیرہ ملینگے +

اب غور کیا چاہئے کہ اِن باتوں کے بیان سے خدا کی صفتیں بزرگی باقی ہیں یا نہیں دنیا کی پیدایش کا بیان تو درستی سے ہی لیکن کیا آدمی کی پیدایش اور اُس کے پیدا ہونے کی وجہ و انجام کا بیان بھی ایسا ہی کہ جس سے دلجمعی ہووے +

اِن کتابوں سے ثابت ہوا کہ خدا نے آدمی کو جیسا بنایا ویسا ہی آج تک ہی۔ کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ آدمی گنہگار اور ناقص العقل ہی۔ اب غور کرنے کی جگہہ ہی کہ کوئی کاریگر ناقص کاریگری سے کہیں بزرگی پاویگا اِسی طرح اگر وہ قدوس کامل و ذوالجلال خدا ناقص و گنہگار خلقت بناوے تو کیا اُس کے قدوس و ذوالجلال و قادر مطلق ہونے میں خلل نہ آویگا۔ عقل کہتی ہی کہ خدا نے آدمی کو بے شک قدوس و کامل و بے گناہ بنایا لیکن آدمی گناہ کرنے سے ایسا بگڑ گیا کہ اُس کی عقل و دانائی سمجھ بوجھہ میں نقصان آیا۔ اور رنج و دُکھ مصیبت بیماری و موت گناہ کا پھل ہی نہ یہہ کہ خدا نے ازل میں اِن سب کو آدمی کے ساتھہ پیدا کیا +

پھر خدا نے آدمی کو اپنا نایب بنایا لیکن کس واسطے اِن کتابوں سے ظاہر ہوتا ہی کہ خدا نے آدمی کو اسلئے اپنا نائب بنایا کہ وہ خدا کی رضا پر چلے اس دنیا میں قسمت کے لکھے کو پورا کرے اور اُس دنیا میں اپنے افعال کا بدلا لیوے۔ پھر کیا آدمی کو دوزخ کے لئے بنانا اور دوزخ کے کام یعنے گناہ اُس سے کرانا اور آخر کو جہنم میں ڈالنا اِس سے خدا کی قدوسی یا عدالت یا رحمت بزرگی و جلال باقی ہیں +

پھر بہشت کا بیان جیسا قرآن و حدیث میں خدا اور آدمی کے لایق ہی یا نہیں۔ خدا نے آدمی کو دنیا میں اشرف المخلوقات بنایا اور اُس کو ایسی روح بخشی جو علم و کمال کے شوق میں مرتی اور خالق کی ماہیت کے دریافت کرنے کا شوق رکھتی اور ہر جماد و نبات و حیوان کے مرتبہ ناقص سے لیکے درجہ کمال تک بلکہ جو کچھ زمین کے نقطے میں داخل ہی اُس پر نظر کر کے اُسی حکیم مطلق کی حکمتوں میں گرفتار رہتی اور اپنی قوت متخیلہ کے پر کے اوپر بیٹھکے بلندیوں پر پہنچنے کا ارادہ رکھتی اور اُن سب باتوں میں خدا کی حکمت اور کمال کے پانے سے خوش ہوتی ہی۔ اب آدمی کو جو اِن صفتوں سے موصوف ہی اُسکی روحانی خواہشوں کے پورا کرنے کے لئے وہاں کیا ملیگا حوریں شراب باغیچہ گھوڑے اونٹ زمین جسم کیواسطے ہیں۔ روح کے لئے کیا بہشت کے بیان سے جیسا اہل اسلام کے یہاں ہی خدا کی کون سی صفت بزرگی پاتی ہی کیا خدا کی قدوسی یا ہمہ دانی یا کون سی صفت اور اگر ہم بعضے مدعیوں کا بیان اختیار کریں اور بہشت کی سب باتیں روحانی طور پر سمجھیں تو بھی اِس سے آدمی کی روحانی خواہشیں کس طرح پوری ہو سکتی ہیں اور خدا کی کون سی صفت بزرگی پاتی ہی +

باقی آئیندہ

منقولات

بقیہ ایمان فتحمند

(گنگا ساگر کا میلہ)

ستر برس گذر گئے ہونگے کہ ایک پادری اُس میلہ میں گیا اور اُن جاتریوں کے درمیان خداوند مسیح کی خوشخبری سُنائی۔ بھیڑوں کو دیکھکے نہایت رنجیدہ ہوا کیونکہ اُنکی ساری حالت اور چال چلن سے معلوم ہوا کہ وے سچے خدا کو نہ جانکے نجات کی راہ پر نہیں چلتے تھے۔ اور جب پادری صاحب اُن سے اُس راہ کی بابت کچھ بیان کرنے لگا تو وے سننے بھی

نہیں جانتے تھے بلکہ کتنوں نے انکی بے عزتی بھی کی یوں انکی کوششیں اور محنت بے فایدہ ہوئیں +

اتنے میں پادری صاحب نے لوگونکی ایک چھوٹی جماعت کو دیکھا جو ایک گھرانے کی مانند نظر آئی اسکو دیکھکے اُسکا دل اُنکی طرف رجوع ہوا اور جب وے کپل مُنی کے نئے مندر میں جاتے تھے وہ اُنکے پیچھے ہولیا۔ وہ مندر چوگوشہ اور چھوٹا تھا لیکن پورانے مندر کی نیو اُس سے بہت بڑی دکھلائی پڑی۔ اُس گھرانے میں ایک معتبر برہمنی عورت اُسکے دو بیٹے تھے ایک نہایت خوبصورت لڑکا بارہ برس اور دوسرا تھوڑے مہینونکا چھوٹا بچہ تھا۔ اُنکے ساتھ دو سہیلیاں تھیں جو برہمنی کی مانند زار زار رو رہیں تھیں۔ مندر کے پاس کپل منی کی ایک پتھر کی مورت تھی اُسکے پیچھے مندر کا مہنت بیٹھا تھا۔ اُسکے پاس ایک اور پتھر میں ساگر کو چرائے ہوئے گھوڑے کی صورت کھودی ہوئی تھی اور ہنومان وغیرہ دیوتاؤں کی تصویریں چاروطرف رکھیں تھیں برہمنی مندر کے سامھنے تین دفعہ سر جھکا کے مہنت کے پاس چلی گئی لیکن اُسکے ساتھ کسطرح سے ملاقات ہوئی جو ذیل میں درج ہی +

طفل کُشی

جب برہمنی مہنت کے پاس آئی تو اُس نے نین سوکھ کے رومال میں جو چاندی کے بوٹے سے خوبصورت کیا ہوا تھا سونے کی مہر کو نذر کیا۔ اُسکے لڑکے نے بھی۔ جسکا نام مہندرو تھا مہنت کے پاؤنکے پاس ریشمی کپڑے کا ایک تھان دھر دیا۔ تب برہمنی ماں نے اپنے کانپتے ہوئے ہاتھ سے اپنے بچے کے ہاتھونکو کھول دیا اور اُن میں سے مہنت نے چاندی کے گھنگرو دے لئے جنسے اُس بیہوش لڑکے کے چھوٹے چھوٹے پاؤں پہلے آراستہ کئے ہوئے تھے۔ اِس ماجرے سے مہنت بہت خوش ہوا اور اُسنے اُنہیں برکت دیکے رخصت کیا۔ تب دوسری بھیڑ کے ساتھ جو میلے کے دکھن طرف کو ایک اوپی گھاٹ کو جاتی تھی گئے +

جب وہاں پہونچے چار پنڈے اُنکو ملے اُنکو دیکھکے برہمنی چیخ مارکے بیہوش ہو زمین پر گر پڑی۔ لیکن سہیلیوں نے اُسکو اُٹھا کے سمندر کے کنارے پہنچایا۔ وہاں ایک بڑی بھیڑ حاضر تھی۔ تب بڑے پنڈے نے اُس پیارے لڑکے کو اُسکے ہاتھ سے لے لیا اور اُسکے بدن پر تیل شنگرف زعفران ملکے اور لال پیلا مین سوکھ کا کپڑا پہنا کے اُسکے اوپر طرح طرح کے منتر پڑھنے لگے +

جب پادری نے یہہ حال دیکھا تو ڈرا اور فکر سے بہت حیران ہوگیا۔ اُسکے دل میں ایک بارگی یہہ خیال آیا کہ بیشک یہہ لوگ بچے کو مارنے چاہتے ہیں اور اُسنے دل مضبوط کیا کہ خدا کی مدد سے جو کچھ ہو اِس بھاری گناہ کو روکونگا۔ سرکار نے تو اُسی برس ایسے کاموں کو منع کیا تھا لیکن یہہ نیا حکم اچھی طرح سے پھیلنے نہیں پایا تھا اور پادری اکیلا اُن دیوانے پنڈوں اور بھیڑ کا مقابلہ کیا کر سکتا تھا۔ تب اُسکو یاد آیا کہ کہیں میلے میں ایسے قصور رونکو روکنے کے لئے سرکاری سپاہیوں کا گروہ ضرور ہوگا اور وہ جھٹ پٹ بلانیکے واسطے دوڑ گیا +

اتنے میں جب لڑکا چڑھائے جانے کے لئے تیار تھا تب پنڈے اُسکی بیہوش ماں کو اُسکانے لگے + آخر کو اُس نے آنکھ کھولنے لگے کچھ معلوم کیا کہ کیا ہونیوالا ہی اور پھر بھی یہہ پکاری کہ میرا لڑکا بچ نہیں سکتا ہی زمین پر دوبارہ گر پڑی برہمن نے جواب دیا کہ نہیں تم نے سنکلپ کیا اور اُسکو پورا کرنا ضرور ہی۔ لیکن دیوی چاہتی ہی کہ تم اِس قربانی پر راضی ہو کیا قبول کرتی ہو کہ نہیں دکھی ماں نے پکارا کہ نہیں میں راضی نہیں ہوں سنکلپ پورا کرنے سے میں لعنتی ہوں تو ہوں اس حال سے مرنا بھی اچھا ہی +

اِسپر پنڈے نے بہت غصے ہو کر کہا لعنتی تو ضرور ہو وگی تجھ پر لیکن تیرے بڑے بیٹے پر جس پر تیرا دل لگا ہی۔ کیونکہ اُسکی جان بچانے کے بدلے تو نے یہہ سنکلپ کیا اور اب تو اُسکو توڑتی ہی۔ اے عورت یہہ جان کہ گنگا دیوی تجھکو لعنتی کرتی ہی اور میں بھی کرتا ہوں۔ کل تو تو اِس چھوٹے لڑکے کو اپنے ساتھ لے جائیگی لیکن تیرے بڑے بیٹے کی راکھ چتا پر رہ جائیگی۔ کیا اب بھی راضی نہیں ہوتی ہی +

باقی آئندہ

اخبارات تار برقی

قندھار ۲۰ اکتوبر ۱۸۷۹ء۔ ۲۴ اکتوبر کو رسالہ پنجاب نمبر ۲ زیر حکم کرنل کینیڈی صاحب کا قلعات غلزئی سے چالیس میل کے فاصلہ پر بمقام شاہ جو دو سو سواران و ۷۰۰ سو پیادگان افغانی کے ساتھ مقابلہ ہوا۔ کپتان بروم صاحب کے سر پر زخم آیا اور کپتان سارنوئیس صاحب متعلق رجمنٹ نمبر ۵۹ کے دونوں ہاتھ اور ۲۶ دیگر سپاہی مجروح ہوئے۔ ایک گروہ رجمنٹ نمبر ۱۹ کو زیر حکم کپتان سارنوئیس صاحب کے حکم ہوا کہ ایک پہاڑی پر حملہ کرو

جس پر ۲۰ افغانستانی قابض تھے یہہ حملہ نہایت خوبی کے ساتھہ ہوا۔ کپتان سار تونیس صاحب اس حملہ میں مجروح ہوئے تھے اور ایک سپاہی رجمٹ نمبر ۵۹ کا قتل ہوا صاحب جان سرغنہ افغانان مارا گیا اور اُس کا جھنڈا چھین لیا گیا +

جب سپاہی واپس ہو کر چلے تو قرب و جوار کے اہل دیہات نے انگوڑی خوشی کے ساتھہ مبارکباد دی اور اُنہیں تربوز وئے اور اس طرحسے اسبات کو ظاہر کیا کہ ان باغیوں سے نجات پا کر بڑے خوش ہوئے ہیں +

قندھار میں امن ہی +

لنڈن ۲۰ اکتوبر۔ افواہیں پھیل رہی ہیں کہ سرویا اور جبل اسود کے درمیان ایک عہدنامہ یکجہتی ذب و اقدام اسلئے منعقد ہوا ہی کہ اُبانیا والوں نے دبانا شروع کیا تھا +

قسطنطنیہ کی خبروںسے واضح ہوتا ہی کہ مدحت پاشانے اپنا استعفا واپس لے لیا ہی +

صاحب پوسٹ ماسٹر جنرل نے منظور کر لیا ہی کہ بمبئی سے ولایت کی ڈاک ۱۲ مہینے شنبہ کے روز روانہ ہوا کریگی +

برلن ۲۰ اکتوبر۔ کل پرشیا کے پارلیمنٹ کے کھلنے کے وقت گورنمنٹ کی مصلحت خارجہ کا کچھہ ذکر نہیں کیا گیا بلکہ کمی کو پورا کرنے کیواسطے ایک قرضہ جدید کی اطلاع دی گئی +

بمبئی ۲۰ اکتوبر۔ واسدیو بلونت پہد کی کا مقدمہ کل دورہ سپرد ہو گیا جسکی پیشی ۳ نومبر کو ہو گی۔ واسدیو ندکور کے برخلاف یہہ الزامات عاید کئے گئے ہیں کہ برخلاف جناب قیصر ہند کے جنگ کرنے کی سازش کرنا۔ جنگ کرنے کیواسطے آدمی اور ہتھیار کا جمع کرنا۔ برخلاف سرکار انگریزی ناراضی پھیلانے کا اقدام کرنا۔ اور ڈاکے مارنے واسدیو نے جواب دعوی پیش نہیں کیا۔ ۲۲ گواہان کی فہرست پیش کی ہی۔ اپنے جواب دعوی میں اُسنے بیان کیا کہ جو لوگ میرے مکان پر بلائے گئے ہیں اُنپر پولیس نے جبر کیا ہی۔ ۱۴ آدمی ڈاکوؤں کے الزام ونپر دورہ سپرد ہوئے۔ ایک شخص چھوٹ گیا تھا مگر ایک اور الزام پر پھر گرفتار کیا گیا۔ واسدیو کے اقبالات جو اگست گذشتہ میں مسٹر کیسر صاحب کے سامنے کئے گئے تھے اہل اخبارات کو دیدے گئے۔ صاحب مجسٹریٹ نے اول تو واسدیو کا روزنامچہ نقل کرنے کی اجازت دیدی تھی مگر پھر بتحریک میجر ڈانیال صاحب کے اُسکو منسوخ کر دیا۔ مسٹر کیسر صاحب کے ایک سوال کے جواب میں مسٹر گنیش جوشی وکیل قیدی نے کہا کہ سشن کے وقت میں واسدیو کے مقدمہ کی پیروی نکرونگا اور مقدمہ چھوڑ دیا کہ اسمیں کچھہ جان نہیں ہی۔ مسٹر کیسر صاحب نے جوابدیا کہ بہتر ہوتا کہ آپ یہہ بات ظاہر نکرتے کیونکہ اس سے غالباً اُنکے موکل کے مقدمہ کو ضرر پہونچیگا +

بمبئی ۲۰ اکتوبر ۱۸۷۹ء۔ بمبئی گزٹ میں لنڈن کا مندرجہ ذیل خاص پیغام تار برقی مشتہر ہوا ہی +

ایک اخبار موسوم بہ ٹون ٹاک لنڈن کے مشتہر مسمی روز برگ کو مسیم لانگری و مسیم ویسٹ کی ہتک عزت کرنے کے جرم میں ۱۸ ماہ کی قید ہوئی۔ اس اخبار میں روز برگ کچھہ عرصہ تک اس خبر کی نسبت اصرار کرتا رہا کہ لانگری صاحب نے عدالت طلاق میں اپنی بیوی پر نالش کی ہی اور یہہ کہ اس مقدمہ میں پرنس آف ویلز صاحب اگر رسپانڈنٹ شریک نہیں تو تعلق دار تو ضرور ہیں۔ کئی ہفتہ تک اس خبر کو طرح طرحسے چھاپنے کے بعد ٹون ٹاک کے ایک کالم میں یہہ مشتہر ہوا کہ دعوی واپس لے لیا گیا ہی اسمقدمہ کا لوگوں کو بہت خیال تھا +

شملہ ۲۹ اکتوبر ۱۸۷۹ء۔ شتر گردن کا راستہ کھولا گیا ہی۔ ڈاکٹر بیلو صاحب اور سیر میان کابل میں پہونچگئے ہیں +

کرنل جان واٹس صاحب تمام کورم کے کمان افسر مقرر ہوئے ہیں +

صاحبان ہینڈ گوارٹر فوج ۳۰ نومبر کو کلکتہ کو جائینگے +

کابل براہ علی خیل ۲۹ اکتوبر ۱۸۷۹ء۔ یہاں کے لوگ بالکل خاموش ہیں۔ یہہ خالی از علت نہیں ہی۔ افواہ ہی کہ بامیان کی شرک پر اور درہ خیبر خورد پر مسلح لوگ جمع ہو رہے ہیں۔ بعض بڑے رئیسان راستہ خیبر نے سڑک کھولنے کے واسطے گفتگو شروع کی ہی اور شرائط پیش کی ہیں۔ مقابلہ سخت کی اُمید نہیں ہی +

تمام سپاہ موسم سرما بسر کرنے کے واسطے چھاونی شیرپور میں جاتی ہی۔ بالاحصار کو منہدم کیا جائیگا میجر رائٹ صاحب متعلق سررشتہ کمسریٹ نے رسد کے لینے میں بڑا کام کیا ہی چند روز میں پانچ ماہ کیواسطے فوج کا سامان خوراک جمع ہو جائیگا مشکلات ورزا عنقریب شروع ہونے والی ہیں۔ مضبوط ثبوت سازش کے موجود ہیں +

یہاں کے لوگونکو انگریزونسے ایسی نفرت ہی جو کبھی دور ہونیوالی نہیں ہی ضرور ہی کہ افغانستان کو منفعت ہندوستان و امن کے واسطے رکھا جائے۔ خرچ اس سے وصول ہو سکتا ہی بلکہ فاضل بھی بچ رہیگا +

سینٹ پیٹرز برگ ۲۰ اکتوبر ۱۸۷۹ء۔ تیس ہزار سپاہ روس کو وسط ایشیا میں جانیکا حکم ہوا ہی۔ خبریں آئی ہیں کہ ۲۴ اکتوبر کو روسیوں نے بمقام اولیسی کے قریب

کراسنو نگ کے نقی ترکمانوں پر حملہ کیا اور ۹۲ آدمیونکو قتل اور ایک سو گرفتار کیا۔ عورتیں اور بچے روسیونکو دیکھکر بھاگ گئے +

ایک نیا انقلابی اخبار موسوم بہ مرضی قوم سینٹ پیٹرز برگ میں نکلا ہی +

جگدلک ۳۰ اکتوبر ۱۸۷۹ء۔ جنرل گف صاحب نے جگدلک کی سڑک پر دریائے سرخ آب کے دو میل اسطرف ۲۵۔ تاریخ کو گرد آوری کی سڑک جگدلک تک توپوں کے قابل ہی اس سے آگے بہت خراب ہی + سلسلہ تار برقی کابل سے جلال آباد کیطرف کو ۳۰ تاریخ کو شروع ہونیوالا تھا۔ شتر گردن کا راستہ بند کر دیا جائیگا۔ کسیقدر سپاہ علی خیل کو واپس بھیجی جائیگی اور باقی کابل کو چلی جائیگی +

شملہ ۲۷ اکتوبر ۱۸۷۹ء۔ ایک بڑا قافلہ اسلحہ و سامان جنگ لیجانیوالوں کا بہمراہی سپاہ سواران و پیادگان ۲۶۔ تاریخ کو علی خیل سے کابل کو روانہ ہوا۔ اور فوجیں اور ذخایر انکے بعد روانہ ہونگے۔ حسن خیل حاجیونکو سزا دیجائیگی اگر انہوں نے ہماری شرایط کو منظور نہ کیا۔ جنرل گارڈن صاحب بعض دیگر اقوام کو سزا دینگے جو حملہ شتر گردن سے تعلق رکھتی ہیں +

قلعات غلزئی کیواسطے ذخایر سرمائی کا بندوبست کیا گیا ہی۔ کہتے ہیں کہ گورنر غزنی قلعہ میں محصور ہو بیٹھا ہی امیر نے جو گورنر اقوام ترانی و اندرائی پر قلعات غلزئی کے قریب مامور کئے گئے تھے انکو لوٹ لیا گیا اور وہ لاچار ہو کر کابل کو بھاگ گئے +

شملہ ۵ اکتوبر ۱۸۷۹ء۔ مسودہ قانون امداد کاشتکاران دکھن کل پاس ہو گیا +

شملہ ۲۷ اکتوبر ۱۸۷۹ء۔ ۲۵ تاریخ کو گندمک کے اسطرف تخت پل تک گرد آوری کی گئی غلزئیوں کی حالت پر ابھی تک اشتباہ ہو سکتا ہی +

شملہ ۲۹ اکتوبر ۱۸۷۹ء۔ جنرل رابرٹس صاحب ۲۶ اکتوبر کو کابل سے خبر دیتے ہیں کہ ڈاکٹر بیلو صاحب و دیگر افسران جو شتر گردن پر رکے ہوئے تھے یہاں آپہونچے ہیں رسد بکثرت آرہی ہی۔ جنرل رابرٹس صاحب امید کرتے ہیں کہ ۱۵۔ نومبر تک پانچ مہینے کے واسطے رسد جمع ہو جائیگی۔ سڑک کی درستی تنخاک کی جانب شروع ہو گئی ہی شیر پور کی چھاونی میں سپاہ گورہ کے واسطے سامان سایہ یعنے مکانات وغیرہ تقریباً مکمل ہو گیا ہی۔ دیسی رجمنٹوں نے خود اپنی جھونپڑیاں بنانی شروع کر دی ہیں +

قندھار ۲۹ اکتوبر۔ صاحب جان ترانی غلزئی نے جو ایک مشہور خونریز لیٹر تھا تمر کے قریب تقریباً ایکہزار آدمی اپنی قوم کے جمع کئے تھے۔ ۲۳ اکتوبر کو جنرل ہیوز صاحب کے پاس بوساطت غلزئیان توکہی کے یہہ خبر پہونچی کہ صاحب جان مذکور ہمارے کیمپ واقعہ تازی پر حملہ آور ہونے کے علانیہ ارادہ سے شاہ جوئے پر آگیا ہی۔ جنرل ہیوز صاحب نے کرنل کینیڈی صاحب متعلق رسالہ بنگال نمبر ۲ کو سب قسم کی فوج دیکر ۲۴ تاریخ کو رات کے دو بجے شاہ جوئے کیطرف گرد آوری کے واسطے روانہ کیا اور صبح کو باقیماندہ فوج کے ساتھ خود بھی روانہ ہوئے۔ کرنل کینیڈی صاحب نے شاہ جوئے کے قریب غنیم کے پکٹونکو اندر کیطرف بھگا دیا اور صاحب جان کو دو سو سواران اور سات سو پیادگان کے ساتھ آمادہ جنگ پایا خبر صاحب موصوف نے حملہ کیا اور بالکل انکو منتشر کر دیا۔ اور صاحب جان کو معہ ۱۴۴ کسان دیگر کے میدان جنگ میں مردہ پایا۔ ہماری طرف سے ایک سپاہی رجمنٹ نمبر ۳۹ اور ایک سوار رسالہ پنجاب نمبر ۲ کام آئے اور کپتان سار نورئیس صاحب متعلق رجمنٹ نمبر ۵۹ و کپتان بروم صاحب و دو افسران دیسی اور ۴۲ آدمی رسالہ پنجاب نمبر ۲ کے مجروح ہوئے کپتان سار نورئیس صاحب اور کپتان بروم صاحب میں سے کسی کو کوئی خوفناک ضرر نہیں پہونچا۔ صاحب جان سے سارا ضلع کانپتا تھا +

شملہ ۳۰ اکتوبر ۱۸۷۹ء۔ جنرل رابرٹس صاحب نے بموجب احکام گورنمنٹ کابل میں حکمنامہ مندرجہ ذیل جاری کیا ہی +

حکمنامہ

میں جنرل رابرٹس سرکار انگریزی کی جانب سے بذریعہ تحریر ہذا حکم دیتا ہوں کہ امیر برضی خود تخت کابل سے کنارہ کش ہو کر افغانستان سے چلے گئے ہیں اور کوئی انتظام نہیں کر گئے۔ سفارت و متعلقین سفارت پر قابل شرم حملہ ہونے کی وجہہ سے سرکار انگریزی نے مجبور ہو کر بزور شمشیر کابل دارالامارہ افغانستان پر تسلط کیا ہی اور دیگر اقطاع افغانستان پر فوجی قبضہ کر لیا ہی۔ اب سرکار انگریزی حکم دیتی ہی کہ تمام حکام افغانی و رئیسان و سرداران امن کے قایم رکھنے کے واسطے اپنی اپنی خدمات بجالاتے رہیں اور جب کبھی کوئی امر دریافت کرنے کی ضرورت ہو تو مجھ سے دریافت کریں۔ سرکار انگریزی کی خواہش ہی کہ رعایا سے انصاف اور فیاضی کے ساتھ سلوک کیا جائے اور انکے خیالات مذہبی اور رسم و رواج کا بخوبی لحاظ رکھے ایسے سرداران و رؤسا کی خدمات جو امن کے قایم رکھنے میں مدد دینگے بخوبی تسلیم کیجائینگی مگر تمام خلل اندازان

امن اور اُن اشخاص کو جو حکومت انگریزی پر حملہ کریں سخت سزا دیجائیگی - سرکار انگریزی بعد صلاح و مشورہ سرداران کلان و عمائد قوم و دیگر وکلا حقوق و مرافق و مطالب رعایائے صوبجات و امصار مختلف کے اپنا منشا دربارہ مستقل انتظام آئندہ نسبت احسن انتظام اہل ملک تجویز کریگی +

شملہ - یکم نومبر - یہہ تجویز ہوگئی ہے کہ جنرل برائٹ صاحب یکم نومبر کو گندمک کیطرف روانہ ہو جائیں - میجر وارٹن صاحب جلال آباد میں پولیٹیکل افسر مقرر ہو گئے ہیں +

تار برقی کی لین روضہ آباد کے قریب تک پہونچ گئی ہے - وہ شہرت جو پھیل گئی تھی کہ افغانی پلٹن جو قندھار میں تھی بھاگ گئی ہے سو وہ صداقت رکھتی ہے +

سر رابرٹ سنڈیمن صاحب قطع اور پشین و سیبہ کے دیہات کا ملاحظہ اور وہاں کے سرداران سے ملاقات کرکے سیبہ میں پہونچ گئے ہیں - سردار مری اور مزینی صاحب موصوف کے ہمراہ رہے - اور پلٹن پنجاب نمبر ۱۹ کے ۲۹۰ سپاہی اور رسالہ سندھ کے ۴۰ سوار ہمرکاب تھے - اُس حصہ کے معاینہ سے معلوم ہوا کہ قطع اور سیبہ کے درمیان دو سڑک ہیں جنپر پانی و چارہ وہیزم دستیاب ہو سکتا ہے +

قندھار کی طرف سے خبر آئی ہے کہ سردار محمد یوسف خان حاکم سابق زمین داور ۲۱ اکتوبر کو کابل کیطرف روانہ ہونیکا ارادہ رکھتا تھا - اور عابث خان جو سردار شیر علی کا سالہ ہے بجائے سردار محمد یوسف خان کے مقرر ہو کر کچھہ عرصہ کے بعد علی زئی کے سرداروں کے ساتھہ زمین داور کیطرف روانہ ہوگا +

جنرل ہیوز صاحب چند کلان توپیں اور پلٹن گورکھا اور پلٹن نمبر ۵۹ کی دو کمپنی اور رسالہ پنجاب نمبر ۲ کی دو کمپنی لیکر قندھار میں واپس آگئے ہیں - اور کرنل ٹانر صاحب فوج کے ایک چھوٹا حصہ کے ساتھہ قلات غلزئی میں مقیم رہینگے - جنرل گاف صاحب فوج کا ایک چھوٹا حصہ لیکر وادی لوغار کے راستہ سے کابل کیطرف جارہے ہیں

اور یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ صاحب موصوف ۳ نومبر تک کابل میں داخل ہو جاینگے +

سکھر یکم نومبر - وہ شہرت جو پھیل گئی تھی کہ بیک ایور صاحب افغانوں کے ہاتھہ سے قتل ہو گئے سو غلط ہے - یہہ شہرت محکمہ کپاس کے محرر سے پہلے شروع ہوئی تھی کیونکہ فرقہ مری کے لوگوں نے محکمہ مذکور کے لوگوں پر حملہ کیا تھا +

پلٹن یورپین نمبر ۵۹ کا ایک حصہ اور پلٹن نمبر ۴ کا ایک حصہ اور توپخانہ کی ایک باڑی جو فی الحال انگلنڈ سے آئی ہے سفتہ حال میں یہاں پہونچیگی اور یہاں سے قندھار کو جائیگی - گورنر صاحب معہ اپنے شاف کے سیبہ کی طرف کے دیہات کا ملاحظہ کر رہے ہیں یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ ریل کی سڑک اُسطرف تیار کیجائیگی کیونکہ درہ بولان کی بہت اُنچائی ہے +

قسطنطنیہ ۳۰ اکتوبر - وہ کمیٹی جو یونان کی سرحد کی بابت مقرر ہوئی تھی اُسکا جلسہ ہر ہفتہ ہوتا ہے مگر کام بہت آہستہ ہوتا ہے +

میڈرڈ - ۳۰ اکتوبر - ملک سپین میں یہانتک بارش ہوئی ہے کہ معدنیات کے کانوں اور زراعت کو سخت صدمہ پہونچا ہے - اور بہت لوگ بیکار بیٹھگئے ہیں +

سینٹ پیٹرز برگ - ۳۱ اکتوبر - اخبار گولاس بیان کرتا ہے کہ روسی فوج جو تقی ترکمانوں کے ساتھہ جنگ کر رہی ہے وہ موسم بہار تک جنگ کو ملتوی رکھے گی کیونکہ فوج مذکور نے ۹ ستمبر کو ترکمانوں کے ہاتھہ سے بڑی شکست کھائی تھی +

پیرس ۳۱ اکتوبر - گورنمنٹ فرانس نے دان کارلس کو مطلع کیا ہے کہ اگر تم ہنگامہ پردازی کا انسداد نہیں کروگے تو یہاں سے نکالے جاؤگے +

کابل براہ گندمک ۲ نومبر - امیر نے سرکار انگریزی کو خبر دی ہے کہ شہر میں ۹ لاکھ روپیہ والدہ عبداللہ جان کا دفن کیا ہوا ہے - سو چند سپاہی یعقوب خان کی گرفتاری کے واسطے روانہ کئے گئے - عبداللہ کا جس گرفتار ہو گیا ہے - اگر عظمت اللہ خان جنرل رابرٹس صاحب کے پاس آگیا تو درہ خیبر پر کچھہ لڑائی نہیں ہوگی ورنہ خیبری سرکار کو تکلیف دیتے رہینگے +

شتر گردن کو فوج نے خالی کر دیا ہے اور جو فوج وہاں مقیم تھی وہ یکم نومبر کو درہ کھولنے کے واسطے جائیگی +

قلتی آباد ۲ نومبر - خبر آئی ہے کہ کرنل جانسٹن صاحب پلٹن دیسی نمبر ۲۴ کا ایک حصہ اور سرحد کی پولیس اور والنیٹر منی پور کو لیکر ۲۷ اکتوبر کو کوہما پر پہونچ گئے ہیں اور جو مرد مان وہاں پر تھے سو سب بچ گئے ہیں - پلٹن نمبر ۴۴ ۳۱ اکتوبر کو مقام نیکو رٹینگ میں پہونچ گئی ہے - جنرل نیشن صاحب معہ اپنے سٹاف ۲ نومبر تک مقام مذکور میں پہونچ جائینگے اور فوراً وہاں سے آگے کو روانہ ہونگے +

مدراس یکم نومبر - ایس - ڈبلیو ریلوے لین میں ایک سخت حادثہ وقوع میں آیا یعنے سخت بارش کے سبب سے ریلوے لین زمین کی نرمی سے دبن گئی تھی سو جبوقت ریل آئی تو وہ بھی دب گئی - دیسی سپاہیوں کے سوا

سفر مینا کی کمپنی اسی ریل پر سوار تھی۔ نقصان مندرجہ ذیل ہوا۔ ایک صوبہ دار میجر۔ ۱۵ سپاہی۔ ۵ مزدور ایک میم صاحبہ۔ ۲ خورد سال لڑکے مر گئے۔ اور ۳ سارجنٹ یورپین۔ ایک عورت۔ ۴۱ سپاہی اور بہت مسافر جو سوار تھے زخمی ہوئے +

لنڈن ۲ر نومبر۔ ایڈمرلٹی کیطرف سے بحری فوج میڈی ٹرینین کو حکم ہوا ہے کہ نبدر و درلا کو جو خلیج سمرنا میں واقع ہے جاوے +

برلن یکم نومبر۔ گورنمنٹ جرمن کا خرچ آمدنی سے ۷۴۰۰۰۰۰ (مارک) زیادہ ہے۔ یعنے قریب ۲۵۰۰۰۰ روپیہ کے ہے +

بلگریڈ یکم نومبر۔ سرویہ اور بلگیریہ کے درمیان ایک عہدنامہ مرتب ہوا ہے جسکا مطلب یہہ ہے کہ اگر ایک سلطنت پر کوئی دشمن حملہ آور ہو تو دوسری سلطنت بھی دشمن کے مقابلہ کو اُٹھے گی +

تھل ۲ر نومبر۔ پلٹن نمبر ۵ کی ۲ کمپنی ۲۹ر اکتوبر کو کمپ بدیش خیل میں پہونچ گئی ہیں۔ اور اُسیر وز کپتان پلوڈن صاحب چیف پولیٹیکل افسر اور مسٹر واکر صاحب اسسٹنٹ پولیٹیکل افسر بھی جو فوج کورم کے تیسرے برگیڈ کے متعلق ہیں پہونچ گئے +

۳۱ر اکتوبر کو دشمن کا بڑا گروہ دوپہر کے وقت جمع ہو کر جنگ کے واسطے میدان میں نکلا۔ کرنل لاجرس صاحب ہماری فوج کا کچھ حصہ لیکر اُنکے مقابلہ کیواسطے گئے جسوقت گروہ مذکور نے ہماری فوج دیکھی تو پھر پہاڑ کیطرف لوٹ گیا اور جب ہماری توپیں چلنے لگیں تو سب دشمنوں نے اپنے اپنے گھر کی راہ لی +

یکم نومبر کو جنرل واٹسن صاحب کورم کیطرف جاتے ہوئے یہاں سے گذرے +

گندمک ۴ر نومبر۔ کل جنرل اپرٹ صاحب یہاں پہونچ گئے ہیں۔ پلٹن نمبر ۱۵ کی ۲ کمپنی اور پلٹن سکھ نمبر ۴۵ کی ۲ کمپنی اور رسالہ بنگال بھالہ بردار نمبر ۱۰ کی ایک کمپنی بھی گندمک میں داخل ہو گئی +

آج صبح کو جنرل گاف صاحب ۱۴۰۰ سپاہی اور ۳۰۰ سوار اور سفر مینا کی ۲ کمپنی اور توپ خانہ کی برگیڈ اے کی باٹری آئی کی ۲ توپ اور پہاڑی توپ خانہ کی باٹری ہزارہ لیکر پیشقدمی کرینگے۔ جناب موصوف کی فوج میں مفصلہ ذیل رسالے و پلٹن شامل ہیں۔ پلٹن یورپین نمبر ۹۔ پلٹن گائیڈز۔ پلٹن پنجاب نمبر ۲۴۔ رسالہ گائیڈز۔ رسالہ بنگال بھالہ بردار نمبر ۱۰۔ اور یہہ تمام فوج جنرل میکفرسن صاحب کے برگیڈ سے جو کابل آرہا ہے ملجائیگی۔ اور جب یہہ دونوں فوجیں شامل ہو جائینگی تو علاقہ غلزئی کے تمام راستوں کو صاف کرینگی۔ فوج میں کسی قسم کی بیماری نہیں ہے اور تمام سپاہی دل و جان سے کار سرکار میں مشغول ہیں۔ اگرچہ گرد و نواح کے لوگ خاموش ہیں مگر گاہ گاہ ڈاک انگریزی پر حملہ کرتے اور لوٹ لیتے ہیں +

بمبئی ۴ر نومبر۔ یہاں اب تک میونسپل کارخانوں میں افغانستان کی فوج کیواسطے سامان طیار ہو رہا ہے۔ فی الحال کارخانوں میں دس گھاس دبانے کی بڑی کلیں طیار ہو رہی ہیں اور جسوقت طیار ہو جائینگی تو فوراً درہ بولان کے دہانہ پر بھیجی جائینگی کیونکہ وہاں پر گھاس بہت ہے۔ توپ خانہ کی ۲ باٹری جو ابھی انگلنڈ سے آئی ہے اتوار کے روز برہما کیطرف روانہ ہو گئی ہیں۔ رسد و سامان جنگ کرانچی کیطرف بکثرت روانہ ہو رہا ہے +

سب سے آخری اگنبوٹ جو یہاں سے روانہ ہو رہا ہے اُس پر بہت سی گاڑیاں لدی ہوئی تھیں۔ اور ابھی تک گاڑیاں بہت جمع ہیں مگر حکم آگیا ہے کہ آئندہ کو اور گاڑیاں نہ بنائی جائیں +

وہ ایکہزار ٹٹو جو کاٹھیاوار کے سرداروں نے دئے ہیں تین روز کے بعد روانہ کئے جائینگے۔ ۵۲۹۰ جانور بذریعہ کشتی بھاونگر سے زاکل تک پہونچائے جائینگے جہاں سے دخانی جہاز موسومہ ڈلہوزی اُن کشتیوں کو کرانچی میں پہونچائیگا +

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ سنیکونا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہے خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہے قیمت اُسکی فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہے اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہے جو چاہے اُن سے دریافت کرے اور دوائے مذکور خریدے +

دستخط

جی۔ ای۔ وکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا